REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۷ رجمادی الاول سنہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۹/۱۴ ۲۹ راخاء ۱۳۳۹ ہش ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۲۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ اکتوبر بوقت دس بجے صبح

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت آج صبح بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

پاکستان کے استحکام اور کشمیر کو آزاد کرانے کے عہد کی تجدید

ملک میں یوم انقلاب پُروقار طور پر منایا گیا ۔ حکومت کے اصلاحی اور تعمیری اقدامات کی تعریف

راولپنڈی ۲۸ اکتوبر ۔ کل سارے ملک میں انقلاب کی دوسری سالگرہ پُروقار طور پر منائی گئی ۔ عوام نے جگہ جگہ جو اجلاس منعقد کئے ان میں پاکستان کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے پاکستان کی سالمیت اور کشمیر کو آزاد کرانے کے عزم بالجزم کا اظہار کیا گیا ۔ مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں ملک کی مرفہ الحالی کے لئے دعائیں کی گئیں ۔ جگہ جگہ نوجوانوں کے اجتماع ہوئے ۔ طلباء سکاؤٹوں اور گرلز گائیڈ کی ریلیاں ہوئیں اور سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے گئے ۔ ملک بھر میں عام تعطیل منائی گئی ۔ کل رات چراغاں نہیں کیا گیا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ہی فیصلہ کیا جا چکا تھا کہ روشنی پر خرچ ہونے والی رقم مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کی امداد کے لئے دے دی جائیگی ۔

ملک بھر کے اخبارات نے خاص نمبر نکالے جن میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا کہ نئی حکومت نے دو سال کے عرصے میں کیا کچھ کیا ہے ۔ ریڈیو پاکستان نے انقلاب کے بارے میں خاص فیچر نشر کئے ۔ ڈاک خانوں نے دو آنے اور چودہ آنے کے خاص ٹکٹ جاری کئے ۔

راولپنڈی میں کل بڑی دھوم دھام تھی طلباء نے جلوس نکالے ۔ لیاقت باغ میں سکاؤٹوں کا شاندار اجتماع ہوا ۔ ایوب پارک میں نوجوانوں کا اجتماع ہوا ۔ سرداراں باغ میں چھوٹے بچوں کا اجتماع تھا ۔ جن میں مٹھائی تقسیم کی گئی ۔ تیسرے پہر سکاؤٹوں نے بازار میں جلوس نکالا ۔ ان کے آگے بینڈ باجہ تھا ۔ مسٹر علاؤ الدین احمد ڈپٹی کمشنر نے جلوس کی سلامی لی ۔ بازار خاص طور پر سجے ہوئے تھے ۔ لوگوں نے آراستہ محرابیں اور پیراستہ دروازے بنا رکھے تھے ۔ جن پر جگہ جگہ صدر ایوب خان کی تصویریں لٹک رہی تھیں ۔

کل ثقافتی مجلسیں بھی ہوئیں ۔ جن میں فن کاروں نے اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ۔ راولپنڈی میں کل کی تقریبات کا آغاز مسجدوں میں پاکستان کے استحکام اور کشمیر کی آزادی کے لئے دعاؤں سے ہوا ۴۴

ربوہ میں یوم انقلاب کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

دفاتر میں عام تعطیل، پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں تفریحی و ورزشی مقابلے ۔ مٹھائی کی تقسیم

ربوہ ۲۸ اکتوبر ۔ کل ربوہ میں "یوم انقلاب" کی قومی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی ۔ جس میں اہل ربوہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ کل اس تقریب کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور جملہ تعلیمی اداروں جات میں عام تعطیل رہی ۔ تقریبات کا آغاز صبح نماز فجر کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعاؤں سے ہوا ۔ چنانچہ ربوہ کے محلہ جات کی جملہ مساجد میں پاکستان کی ترقی و مضبوطی اور استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں ہوئیں ربوہ کی مرکزی مسجد یعنی مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی ۔ دعا کرانے سے قبل آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی موجودہ حکومت کی تعمیری اصلاحات اور دیگر مساعی جمیلہ کا ذکر کیا ۔ اور اس امر کو واضح فرمایا کہ اس عرصہ میں پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی ہوئی ہے اور مزید ترقی کے راستے کھل گئے ہیں ۔

آپ نے پُرزور تحریک کی کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیڈروں کو صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ملک کی مضبوطی اور استحکام کے لئے جو مساعی وہ کر رہے ہیں ۔ ان میں اپنے فضل سے برکت ڈالے اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں اور ملک تعمیر و ترقی کی اس معراج پر پہونچ جائے جس پر وہ اسے پہنچانا چاہتے ہیں ۔ اس کے بعد آپ نے لمبی اجتماعی دعا کرائی ۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے ۔ دن طلوع ہوتے ہی دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے گئے ۔

بعد ازاں وسیع پیمانے پر کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کا آغاز ہوا ۔ یہ پروگرام دو گھنٹے کے درمیانی وقفے کے سوا صبح نو بجے سے ۴

---

۴۴ طلباء کا سب سے بڑا مظاہرہ کراچی میں ہوا جس میں مختلف تعلیمی اداروں کے آٹھ ہزار سے زیادہ طلباء طالبات ۔ سکاؤٹوں ۔ گرلز گائیڈ اور جونیئر بریگیڈ نے شرکت کی ۔ یہ طلبا جلوس کی شکل میں قائداعظم اور قائد ملت کے مزار پر پہونچے ۔ طلبا کے اس جلوس کے آگے آگے طلبا کی ہی ایک جمعیت ایسی تھی ۔ جس نے کاندھوں پر باقاعدہ طور پر بندوقیں لگا رکھی تھیں ۔ قومی پرچم ان طلبا سے بھی آگے تھا ۔ کراچی کی بنیادی جمہوریتوں نے کل کا دن بڑے اہتمام سے منایا ۔ انہوں نے اپنے خاص اجلاسوں میں انقلابی حکومت کے کارناموں کی وضاحت کی ۔

---

۴ لے کر مغرب سے قبل تک مسلسل جاری رہا ۔ اس دوران میں ہاکی ۔ فٹ بال والی بال اور کبڈی کے متعدد میچ ہوئے ۔ نیز دوڑ کے مقابلوں کا بھی اہتمام کیا گیا ۔ شام کو مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ کے زیر صدارت جلسۂ تقسیم انعامات کا انعقاد عمل میں آیا ۔ جس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے بعد ازاں بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور کامیاب ٹیموں کے اعزاز میں چائے کی پارٹی ہوئی ان کھیلوں اور میچوں کا انعقاد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عمل میں آیا اور مکرم منشی رمضان علی صاحب قائمقام صدر عمومی کی زیر ہدایت مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب قائمقام مہتمم مقامی نے اس کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ۔

رات کو ربوہ کی تمام اہم عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ساتھ وسیع پیمانے پر چراغاں کا پروگرام بھی مد نظر تھا ۔ لیکن مشرقی پاکستان میں طوفان کی تباہ کاریوں کے پیش نظر اس پروگرام کو ملتوی کر دیا گیا ۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۸ راکتوبر ۱۹۶۰ء

"وآخرین منہم" کا بلند مقام

پرسوں کے اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ سے بتایا تھا کہ حضور اقدس علیہ السلام کی بعثت کی غرض کیا ہے اور ہم نے واضح کیا تھا کہ آپ کے صحابہؓ اور ان کے بعد آنے والی نسل کے جس کو اسلامی اصطلاح میں تابعین کہا جاتا ہے فرائض کیا ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے عہد کی مثال سے واضح ہوتا ہے۔ جس کی غلامی میں اس زمانہ کے مامور من اللہ کو تجدید احیائے اسلام کا کام سپرد ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ان کے بعد کی نسل کے فرائض وہی ہیں جو آنحضرت صلعم کے صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کے فرائض ہیں۔

مامور من اللہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے تخم ریزی کرتا ہے اس سے جو پودے اُگتے ہیں ان کی آبیاری مامور من اللہ کے بتائے ہوئے طریق سے اس کے صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین کرتے ہیں اور اس طرح نسلاً بعد نسلٍ یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیمات اور سنت رسول اللہ کی ہدایات تعامل سے ہم تک پہنچی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ کے عہد میں ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ ان کے بعد آتے ہیں ان کے لئے خاص طور پر لازمی ہوتا ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسل کی پوری پوری تربیت کریں۔ کیونکہ بعد آنیوالے زمانوں کے لئے ان لوگوں کی مثال چراغ رہنما کا کام دیتی ہے اور ان کے اعمال کے نمونہ سے مامور من اللہ کی تعلیمات کا عملی پہلو اجاگر ہوتا ہے اس لئے صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین کا مقام بنہایت نازک ہوتا ہے ان کے لئے زیادہ محنت جانفشانی اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ منبع سے نزدیک ہونے کی وجہ سے مامور من اللہ کی تعلیمات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور ان کے اعمال زیادہ سے زیادہ مامور من اللہ کے اعمال کے ہمرنگ ہوتے ہیں۔ اس سلئے ان کی قربانیوں کا معیار بلند ہوتا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لیکچر لاہور میں اسی جگہ فرمایا ہے کہ:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف توحید نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔"

حضور اقدس علیہ السلام کے ان الفاظ کا مفہوم جیسا کہ اگلی عبارت سے واضح ہوتا ہے نہایت وسیع ہے۔ آپ ان الفاظ سے اس حقیقت کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو کام اللہ تعالےٰ آپ سے لینا چاہتا ہے اس کے لئے لوگوں کے دلوں کو بھی اللہ تعالےٰ نے تیار کر دیا ہے تاکہ آپؑ جو تخم ریزی کریں وہ اچھی زمین میں ہو اور اس کی بروقت آبیاری کی جائے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ پھل پیدا ہو۔ تاہم ان الفاظ میں ان لوگوں کا مقام ممتاز طور پر متعین کیا گیا ہے۔ جو حضور علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور اس کام کو جس کے لئے آپؑ مبعوث کئے گئے ہیں کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان الفاظ کا اطلاق آپؑ کے صحابہ اور آئندہ قریبی نسلوں پر بالخصوصیت ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ آپؑ پر سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اور آپؑ کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کی ہے وہ وہی سعید روحیں ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر آپ کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان کو پھیلانے کے لئے تیار کیا ہے تاکہ وہ اس امانت کو باحسن طریق آگے پہنچائیں اور اس میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کریں۔ اس سے ان خاص لوگوں کے اعلیٰ مقام کا تعین ہوتا ہے یہ لوگ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثالاً بتایا ہے۔ انسان کے "جوارح" کی طرح ہوتے ہیں۔ ہر انسان کے جوارح اس کی قابلیت کے مظہر ہوتے ہیں ہر انسان کا ہاتھ بظاہر ایک سا ہوتا ہے۔ لیکن ایک چوہڑ اور ایک ماہر کے ہاتھ کی کیفیت کا عظیم فرق ہوتا ہے۔ اسلئے جو لوگ ایک مامور من اللہ کے "جوارح" بنتے ہیں ان کی شان بھی بلند ہوتی ہے اور جتنی ان کی شان بلند ہوتی ہے اتنی ہی ان کی قربانیاں بھی زیادہ اور بلند ہوتی ہیں۔ اور اسی قدر ان کے فرائض بھی اہم ہوتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لیکچر میں اسی جگہ فرمایا ہے کہ:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دُنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسےٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بے ہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلوں پر سے اتار دی ہیں۔ اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی۔ جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لا دے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آرہی ہے۔ کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے۔"

حضور اقدس علیہ السلام کے ان الفاظ میں جہاں دنیا کی نجات کی خوشخبری سنائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ کی بعثت کے ساتھ دنیا کو بھی اللہ تعالےٰ نے ان جاودانی تعلیمات کو قبول کرنے کے لئے جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی صورت میں ہم تک پہنچی ہیں تیار کر دیا ہے۔ وہاں آپ نے اشارةً اپنی جماعت اور خاص کر اپنے عہد اور عین ملحقہ بعد کے عہد کے ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مستعدی سے تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہو جائیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں کیونکہ ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اللہ تعالےٰ نے دنیا کو ان کا پیغام سننے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ اس طرح جس طرح ایک کسان کو زرخیز زمین کا قطعہ دیا جائے اور اس کو پانی کے منبع پر بھی اختیار دے دیا جائے۔ اب یہ کام کسان کا ہے کہ وہ اس زرخیز زمین کی آبیاری میں دن رات ایک کر دے۔ اور اس کی پوری پوری طرح نگرانی کرے۔ زمین کے کسی حصہ کو بیکار پڑا نہ رہنے دے بلکہ اس کے چپہ چپہ اور انچ انچ سے فصل حاصل کرے اس وقت ایک زرخیز زمین ہمارے سامنے ہے۔ جس میں ہم نے ایمان کی فصل پیدا کرنی ہے۔ اس لئے یہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے قائمقاموں کا کام ہے۔ کہ وہ بیج جو اس زرخیز زمین میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کاشت کیا ہے۔ اس کی نگہداشت کریں اور اس سے فصل حاصل کریں۔ ورنہ ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کرنے کے مرتکب ہوں گے اور اللہ تعالےٰ ہم سے نہ دوسروں سے اس کی بازپرس بھی کریگا کہ جب تم نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا جو ہم نے تمہارے سپرد کیا تھا تو تم نے کیوں اسکو سرانجام نہیں دیا۔ بے شک ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے تو اللہ تعالےٰ کے کام نہیں رکیں گے۔ لیکن ہم اللہ تعالےٰ کے سامنے ضرور مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

درخواست دُعا

میرے خاوند محمد یعقوب صاحب کے پھوڑا نکلا ہے اور بخار بھی ہوتا ہے اور کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سعیدہ خانم ـــــ ملتان شہر

صرف احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے صحیح معنوں میں اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہے

مرزا صاحب نے اسلام کی جانبازانہ مدافعت کی اور قرون اولیٰ کی اسلامی تعلیم کو زندہ کیا

آج روئے زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو ان کے نشاناتِ قدم سے خالی ہو

علامہ نیاز صاحب فتحپوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ کی طرف سے ایک خط کا جواب

علامہ نیاز صاحب فتحپوری نے اپنے موقر رسالہ ماہنامہ "نگار" (ماہ اکتوبر ۱۹۶۱ء) میں "باب الاستفسار" کے تحت ایک غیر احمدی دوست کا خط اور اس کا جواب شائع کیا ہے۔ جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

احمدی جماعت اور الیاس برنی

سید تصیر حسین سہارنپور

کچھ زمانہ سے آپ احمدی جماعت کی طرفداری میں اظہارِ خیال کر رہے ہیں۔ اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان سے بہت متاثر ہیں لیکن شائد آپ کو معلوم نہیں کہ وہ غیر احمدی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ اس حد تک متعصب ہیں کہ عام مسلمانوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ اپنے سوا سب کو کافر کہتے ہیں اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اب رہا میرزا غلام احمد صاحب کا دعوٰے مہدویت و مسیحیت و نبوت۔ سو اس کی بابت میں مشورہ دونگا کہ آپ جناب الیاس برنی کی کتاب "فتنۂ قادیانیت" کا مطالعہ فرمائیے۔ اس کے پڑھنے سے آپکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مرزا صاحب کے دعوے کتنے لغو و باطل تھے۔

نگار (۱) اس میں شک نہیں میں احمدی جماعت سے کافی متاثر ہوں اور اس کا سبب صرف یہ ہے کہ اس وقت ان تمام جماعتوں میں جو اپنے آپکو مسلمان کہتی ہیں صرف احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے صحیح معنوں میں اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کی ساری دنیا نے اسلام کو چند مخصوص عقائد میں محدود کر دیا ہے۔ اور اس سے ہٹ کر کبھی یہ غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی کہ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے عروج کا تعلق صرف عقائد سے نہ تھا۔ بلکہ اطوار و کردار اور حرکت و عمل سے تھا۔

محض یہ عقیدہ کہ "اللہ ایک ہے اور رسول برحق" اپنی جگہ بالکل بے معنی سی بات ہے اگر اس سے ہماری اجتماعی زندگی متاثر نہیں ہوتی۔ اسی طرح مخصوص اوقات میں مخصوص انداز سے عبادت کر لینا بھی بے سود ہے۔ اگر وہ ہماری حیثیت اجتماعی پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ تاریخ و عقل دونوں کا فیصلہ یہی ہے۔ پھر غور کیجئے کہ اس وقت احمدی جماعت کے علاوہ مسلمانوں کی وہ کونسی دوسری جماعت ایسی ہے جو زندگی کے صرف عملی پہلو کو اسلام سمجھتی ہو۔ اور محض عقائد کو مذہب کی بنیاد قرار نہ دیتی ہو۔

میں نے جب سے آنکھ کھولی مسلمانوں کو باہم دست و گریبان ہی دیکھا۔ سُنّی، شیعی، اہلِ قرآن، اہل حدیث، دیوبندی، غیر دیوبندی، وہابی، بدعتی اور خدا جانے کتنے ٹکڑے مسلمانوں کے ہو گئے۔ جن میں سے ہر ایک دوسرے کو کافر کہتا تھا۔ اور کوئی ایک شخص ایسا نہ تھا جس کے مسلمان ہونے پر سب کو اتفاق ہو۔ ایک طرف خود مسلمانوں کے اندر اختلاف و تضاد کا یہ عالم تھا۔ اور دوسری طرف آریائی و عیسوی جماعتوں کا حملہ اسلامی لٹریچر اور اکابر اسلام پر کہ اسی زمانہ میں میرزا غلام احمد صاحب سامنے آئے اور انہوں نے تمام اختلافات سے بلند ہو کر دنیا کے سامنے اسلام کا وہ صحیح مفہوم پیش کیا جسے لوگوں نے بھلا دیا تھا یا غلط سمجھا تھا یہاں نہ ابوبکرؓ و علیؓ کا جھگڑا تھا نہ رفع یدین و آمین بالجہر کا اختلاف یہاں نہ عمل بالقرآن کی بحث تھی نہ استناد بالحدیث کی۔ اور صرف ایک نظریہ سامنے تھا اور وہ یہ کہ اسلام نام ہے۔ صرف اسوۂ رسول کی پابندی کا۔ اور اس عملی زندگی کا۔ اس ایثار و قربانی کا۔ اس محبت و رافت کا۔ اس اخوت و ہمدردی کا اور اس حرکت و عمل کا جو رسول اللہ کے کردار کی تنہا خصوصیت اور اسلام کی تنہا اساس و بنیاد تھی۔

میرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کی مدافعت کی اور اس وقت کی جب کوئی بڑے سے بڑا عالم دین بھی دشمنوں کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا انہوں نے سوتے ہوئے مسلمانوں کو جگایا اٹھایا اور چلایا یہاں تک کہ وہ چل پڑے۔ اور ایسا چل پڑے کہ آج روئے زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو ان کے نشاناتِ قدم سے خالی ہو۔ اور جہاں وہ اسلام کی صحیح تعلیم نہ پیش کر رہے ہوں پھر ہو سکتا ہے کہ آپ ان حالات سے متاثر نہ ہوں۔ لیکن میں تو یہ کہنے اور سمجھنے پر مجبور ہوں۔ کہ یقیناً بہت بڑا انسان تھا وہ جس نے ایسے سخت وقت

بلا اسلام کی جانبازانہ مدافعت کی اور قرونِ اولیٰ کی اس تعلیم کو زندہ کیا جس کو دنیا بالکل فراموش کر چکی تھی۔

رہا یہ امر کہ مرزا صاحبؑ نے خود اپنے آپ کو کیا ظاہر کیا۔ سو یہ چنداں قابل لحاظ نہیں، کیونکہ اصل سوال یہ نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو کیا کہا بلکہ صرف یہ کہ کیا کیا۔ اور یہ اتنی بڑی بات ہے۔ کہ اس کے پیش نظر (قطع نظر روایات و اصطلاحات سے) میرزا صاحب کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو مہدی کہیں کیونکہ وہ ہدایت یافتہ تھے، مثیل مسیح کہیں۔ کیونکہ وہ روحانی امراض کے معالج تھے، اور ظلِ نبیؐ کہیں کیونکہ وہ رسولؐ کے قدم بقدم چلتے تھے۔

۲۔ اب رہا یہ کہ غیر احمدی لوگوں میں وہ رشتہ مصاہرت قائم نہیں کرتے اور ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تو اس پر کسی کو کیوں اعتراض ہو۔ کیا آپ کسی ایسے خاندان میں شادی کرنا گوارا کریں گے جس کے افراد آپ کے مسلک کے مخالف ہیں اور کیا آپ ان لوگوں کی اقتداء کریں گے جو اپنے کردار کے لحاظ سے مقتدا بننے کے اہل نہیں ہیں۔

احمدی جماعت کا ایک خاص اصول زندگی ہے۔ جس پر ان کے مرد، ان کے بچے اور ان کی عورتیں سب یکساں کاربند ہیں۔ اس لئے اگر وہ کسی غیر احمدی مرد یا عورت سے رشتۂ ازدواج قائم کریں گے تو ان کی اجتماعیت یقیناً اس سے متاثر ہو گی اور وہ یکرنگی و ہم آہنگی جو اس جماعت کی خصوصیت خاصہ ہے ختم ہو جائے گی۔ آپ اس کو تعصب کہتے ہیں اور میں اس کو استحکام و فراستِ تدبر۔

رہی برنی صاحب کی کتاب۔ سو اس کے متعلق اس سے زیادہ کیا کہوں کہ جس حد تک بانیٔ احمدیت کی زندگی و تعلیم احمدیت کا تعلق ہے وہ تلبیس و کتمانِ حقیقت کے سوا کچھ نہیں۔ اور مجھے سخت افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ احمدیت کے مخالفین میرزا غلام احمد صاحبؑ سے بہت سی ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو انہوں نے کبھی نہیں کہیں۔ خصوصیت کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت کہ عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ میرزا صاحب رسول اللہؐ کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے تھے، حالانکہ وہ شدت سے اس کے قائل تھے کہ شرعی نبوت ہمیشہ کے لئے رسول اللہؐ پر ختم ہو گئی۔ اور شریعت اسلام دنیا کی آخری شریعت ہے۔"

(رسالہ نگار لکھنؤ اکتوبر ۱۹۶۰ء صفحہ ۲۹ و ۳۰)

درخواست دعا

میری ننھی بچی عزیزہ فائزہ نگہت (عمر قریباً پانچ سال) پانچ ماہ سے ٹائیفائیڈ و سرسام اور بعض دیگر عوارض سے شدید بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے ہم پردیسی بے حد پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب دردِ دل سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار خواجہ شبیہ احمد ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل۔ انڈونیشیا)

خدام الاحمدیہ کے انیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

دینی علمی اور تقریری مقابلے اور ان کے نتائج

مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی ایک نمایاں خصوصیت وہ دلچسپ دینی، علمی اور ورزشی مقابلے ہوتے ہیں۔ جن میں خدام نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ ان مقابلوں سے خدام میں مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے، اور ان کی دینی علمی اور روحانی ترقی کا جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے۔

امسال خدام کے سالانہ اجتماع میں یہ مفید اور دلچسپ مقابلے اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوئے۔ جن میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں حفظ قرآن مجید، مطالعہ احادیث نبوی، ترجمہ و تفسیر قرآن اور معلومات عامہ کے مقابلے بھی شامل تھے۔ جن میں جماعت کے علماء اور دیگر ذی علم اصحاب نے جج کے فرائض سرانجام دئیے۔ دینی اور علمی مقابلوں کے انچارج خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم تعلیم مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر تھے۔ اور ورزشی مقابلوں کے انچارج تعلیم الاسلام کالج کے لیکچرار مکرم حمید اللہ صاحب مہتمم صحت جسمانی تھے۔ مقابلوں میں اول اور دوم آنے والے خدام کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حفظ قرآن مجید

رانا منظور احمد صاحب لائلپور اوّل
چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی دوم

مطالعہ حدیث

معیار اوّل: سید داؤد احمد صاحب انور جامعہ احمدیہ اوّل
جمیل الرحمٰن صاحب رفیق " دوم
معیار دوم: رشید احمد صاحب جاوید ربوہ اوّل
معیار سوم: قریشی محمد احمد صاحب کراچی اوّل
عبد الشکور صاحب اسلم حیدرآباد دوم

ترجمہ تفسیر قرآن مجید

معیار اوّل: جمیل الرحمٰن صاحب جامعہ احمدیہ اوّل
سید داؤد احمد صاحب انور " دوم
معیار دوم: راجہ نصیر احمد صاحب ناصر " اوّل
منصور احمد صاحب بشیر ربوہ دوم
معیار سوم: منظور احمد صاحب ۔۔۔ اوّل
نذیر احمد صاحب ساجد سرگودھا دوم

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

معیار اوّل: جمیل الرحمٰن صاحب رفیق جامعہ احمدیہ اوّل
سید داؤد احمد صاحب انور " دوم
معیار دوم: لطیف احمد صاحب جامعہ احمدیہ اوّل
رشید احمد صاحب جاوید " دوم
معیار سوم: نذیر احمد صاحب ساجد سرگودھا اوّل
منور الدین عبد الوہاب صاحب ربوہ دوم

تحریری مقابلے

معیار اوّل: جمیل الرحمٰن صاحب رفیق جامعہ احمدیہ اوّل
قریشی محمد اسلم صاحب " دوم
معیار دوم: عبد المنیر خان صاحب
قلعہ گوجر سنگھ لاہور اوّل
حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ دوم
معیار سوم: عزیز محمد صاحب اظہر
جامعہ احمدیہ اوّل
م۔ و عبد الوہاب صاحب ربوہ دوم

معلومات عامہ

معیار اوّل: حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ اوّل
منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ دوم
معیار دوم: قریشی محمد احمد صاحب کراچی اوّل
محمود احمد صاحب منور کوئٹہ دوم
معیار سوم: نذیر احمد صاحب ساجد سرگودھا اوّل
محمد نواز صاحب دوم

تقریری مقابلے

معیار اوّل: قاضی نعیم الدین احمد صاحب جامعہ احمدیہ اوّل
عبد الکریم صاحب شاہد کالا گوجراں دوم
معیار دوم: ملک منور احمد صاحب جاوید
گنج مغلپورہ اوّل
محی الدین صاحب انڈونیشین جامعہ احمدیہ دوم
معیار سوم: محمد اسلم صاحب جاوید کوئٹہ اوّل
زرتشت منیر احمد صاحب ربوہ دوم
مشاہدہ و معائنہ: رشید احمد صاحب جاوید ربوہ اوّل سید داؤد احمد صاحب

تربیتی کلاس

محمد ظفر اللہ صاحب حافظ کراچی اوّل
سید مسعود احمد صاحب مردان دوم

ورزشی مقابلے

والی بال: ربوہ A ٹیم اوّل
راولپنڈی دوم
گولا پھینکنا: میر رفیع احمد صاحب چک منگلا اوّل
مجید اللہ صاحب نواب شاہ دوم
یحییٰ صاحب جامعہ احمدیہ۔ عبد الشافی صاحب ربوہ سوم
رسہ کشی: ٹیم چک منگلا اوّل
ٹیم ربوہ دوم
نمائشی کبڈی میچ بر غلبہ مرکز ربوہ کی ٹیم کامیاب رہی

ایک مخلص احمدی خاتون کی وفات

(از مکرم کرنل بشیر احمد صاحب راولپنڈی)

میری اہلیہ سردار بیگم کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعرات صبح پانچ بجے بنتالیس سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ راولپنڈی سے اپنے آبائی گاؤں دوالمیال ضلع جہلم لایا گیا۔ اور مرحومہ کو وہیں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ نہایت نیک اور مخلص احمدی تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت جوش اور غیرت رکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کی ذات والا صفات سے خاص عقیدت رکھتی تھیں۔ اور خلافت سے وابستگی پر سختی سے کاربند تھیں ہمیشہ سچ بولتیں اور خواہ کچھ ہو جائے سچی بات منہ پر بے دھڑک کہہ جاتیں۔

بہت ہر دلعزیز اور انصاف پسند تھیں ہمیشہ خوش خلقی سے پیش آتیں اور دوسروں کی دلجوئی اور ہمدردی کر کے ہر کسی کو اپنا گرویدہ بنا لیتیں بیماروں کو اپنے خرچ پر دوائیاں دے دیتیں اور یہی وجہ تھی کہ باوجود راولپنڈی تھوڑے عرصے قیام پذیر تھیں۔ اردگرد کے دیہات سے بھی وفات کی خبر سن کر عورتیں بچے اور بوڑھے کوٹھی میں سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے۔

مرحومہ بہت صلح جو طبیعت کی مالک تھیں اور اسی وجہ سے اپنے اور پرائے سب عزت کرتے تھے۔ اور اپنے گھریلو معاملات تک بھی ان سے فیصلہ کروانے کے خواہاں ہوتے اور جو فیصلہ وہ دے دیتیں اسے بخوشی سب قبول کر لیتے۔ خواہ وہ کتنا ہی پرانا اور پیچیدہ جھگڑا کیوں نہ ہوتا اور خدا کے فضل سے ایسے متنازعہ فیہ امور نے فیصلہ کے بعد پھر کبھی جھگڑے کی صورت اختیار نہیں کی۔

نماز روزہ کی پابند تھیں اور دوسروں کو اس کے متعلق سختی سے تلقین کرتیں۔ کمزوری کی وجہ سے راولپنڈی کی مسجد احمدیہ کی سیڑھیوں پر چڑھ نہ سکتی تھیں مگر کافی عرصہ تک نماز جمعہ میں باقاعدگی سے جاتیں اور سڑک کے کنارے دھوپ میں ہی موٹر میں بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ سنتیں اور نماز ادا کرتیں۔ سلسلہ کی کتب پڑھنے اور تلاوت قرآن کریم کا بہت شوق تھا۔ آخری دم تک بلا ناغہ ہر صبح نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہیں چونکہ وہ کمزور زیادہ ہو گئی تھیں اور وضو کرتے بھی تھک جاتی تھیں اس لئے میرا یہ معمول تھا کہ ہر صبح نماز کے بعد ان کو قرآن شریف لا کر دیتا اور موسم کے لحاظ سے جو بھی پھول مہیا ہوتے ان کے پاس رکھتا۔

غریبوں کی پرورش اور ان کی امداد کا خاص خیال رکھتیں۔ اکثر نادار اور بے کس غریبوں کو گھر لاتیں اور ان کی دیکھ بھال کرتیں۔ اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتیں اور ان کو خود کپڑے سی کر پہناتیں۔ خود بہت صاف ستھرا رہنے کی عادت تھی مگر غریبوں سے کبھی نفرت نہیں کی۔ جب کسی نے کہا کہ ہر کسی کو اس طرح گھر میں نہیں لانا چاہیئے کئی لوگ بہت غلیظ ہوتے ہیں اور کئی بیمار بھی ہوتے ہیں۔ تو ہمیشہ یہی کہتیں کہ ایسا نہیں کہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اللہ کے نام پر اگر کوئی سوال کرتا تو خالی نہ جانے دیتیں اگر کہا جائے کہ دیکھ تو لیا کرو۔ کہ واقعی وہ حاجت مند بھی ہے کہ نہیں تو کہا کرتیں کہ جب اس نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو میرا یہ حق نہیں کہ دریافت کروں کہ آیا وہ حاجت مند ہے یا نہیں اگر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہ خود اسے سزا دیگا۔

صدقہ و خیرات کی عادی تھیں اکثر کھانا پکوا کر غریبوں میں تقسیم کرتیں۔ غریب بچوں کو گاہے گاہے گھر بلوا کر کھانا کھلاتیں۔ اس کے علاوہ چندوں کی ادائیگی پر سختی سے پابند تھیں اور سلسلہ کی ہر تحریک میں حتی المقدور حصہ لیتیں اگر وقت پر روپیہ پاس نہ ہوتا تو کانوں سے کانٹے یا ہاتھ سے انگوٹھی ہی اتار کر دے دیتیں۔ چندہ خود پہنچانے کی تلقین کرتیں۔ اور کبھی یاددہانی کی نوبت ہی نہ آنے دی۔ ہر ماہ روپیہ گھر لانے سے پہلے چندہ ادا کرواتیں۔ اور اگر کبھی گھر میں ضروریات بڑھ جاتیں یا روپے کی تنگی محسوس ہوتی تو ہمیشہ یہی کہتیں کہ ضرور چندوں میں کچھ فرق ہو گیا ہے۔ یا دیر سے دیا ہے یا اس میں بخل سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور بھروسہ رکھتا۔ اور اکثر کہا کرتیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا ضائع نہیں ہوتا۔ وہ تو جمع ہوتا ہے جیسے کہ بینک میں رکھ دیا ہو۔ کہ بوقت ضرورت کام آوے اللہ تعالیٰ مال میں برکت ڈالتا ہے۔ اور آگے سے بڑھ کر دیتا ہے اگر ایثار اور قربانی میں مجھ سے کوئی کمی واقع ہو جانے کا کوئی اندیشہ ہوا تو مرحومہ مجھے ہمیشہ ڈھارس دیتیں اور اسی کے ایما پر اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا کہ میں سلسلہ کے کاموں میں کچھ خدمت کرنے کے قابل ہو جاتا گزشتہ عالمگیر جنگ کے دوران مرحومہ بچوں کی تعلیم کی خاطر قادیان میں رہتی تھیں۔ اور میں سمندر پار ملازمت کے سلسلہ میں خدمت سرانجام دے رہا تھا۔ ۱۹۴۷ء کے شروع میں میں سٹاف کالج کوئٹہ کورس کے لئے واپس آیا تو ایک دو روز قادیان ٹھہرا وہاں امانت فنڈ میں میرا دو ہزار روپیہ جمع تھا۔ اور میرا ارادہ تھا کہ وہ روپیہ نکلوا کر ساتھ لے جاؤں مگر مرحومہ نے کہا کہ یہ روپیہ اب واپس نہیں لینا چاہیئے ہماری ضروریات اللہ تعالیٰ خود پوری کرے گا۔ اور میں گھر میں کفایت شعاری سے جس طرح ہو گزارہ کر لوں گی۔ مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا اور اس خیال سے کہ نیکی کی تحریک جب ہو اسی وقت اس پر عمل کرنا چاہیئے شاید بعد میں لغزش پیدا ہو جائے۔ فوراً دفتر گیا اور ایک ہزار روپیہ تحریک جدید میں اور ایک ہزار روپیہ حفاظت مرکز میں دیدیا۔ خدا کے فضل سے ہماری سب ضروریات بھی پوری ہو گئیں اور ہمیں کسی طرح کی کوئی کمی بھی محسوس نہ ہوئی۔ مسجد ہالینڈ کے لئے عورتوں کو چندہ کی تحریک ہوئی گھر میں فوری طور پر روپیہ موجود نہ تھا اور مرحومہ کی عادت تھی کہ وعدہ کرنے کی بجائے نقد اور یکمشت ادا کرنا بہتر سمجھتی تھیں رات کو رو رو کر دعائیں کیں مولا کریم نے ایسی صورت پیدا کر دی کہ چندہ یکمشت ادا کر دیا بلکہ ساتھ ہی مرحومہ نے اپنی غیر احمدی جان پہچان والی عورتوں سے بھی کافی روپیہ اکٹھا کر کے اس فنڈ میں دیا۔ اکثر غیر از جماعت عورتیں سکولوں۔ یتیم خانوں یا عیسائی گرجوں کیلئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے آ جاتیں تو انکی نہایت خندہ پیشانی سے آؤ بھگت کرتیں اور حتی المقدور مدد کرتیں جس سے وہ بہت متاثر ہوتیں اور کہتیں کہ لوگ عام طور پر تو ان سے ایسا سلوک نہیں کرتے اس طرح وہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق بہت اچھا اثر لے کر جاتیں۔ اور کہتیں کہ احمدی بہت امیر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ چندہ بہت دیتے ہیں اور خندہ پیشانی سے دیتے ہیں مرحومہ کہا کرتیں کہ ہماری جماعت تو غریب جماعت ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ وہی ان کے مال میں برکت دیتا ہے اور توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی کچھ خدمت کر سکیں جب اللہ تعالیٰ پر یقین ہو تو وہ خود ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

مرحومہ اپنے حلقہ کی مستورات سے بھی چندہ وصول کر کے مقامی لجنہ میں جمع کرواتیں۔ وفات سے قبل بھی ستر روپے کی رقم ان کے سرہانے رکھی تھی جس کے متعلق آخری وقت بھی تاکید کی کہ یہ چندہ لجنہ کا ہے اسے جلد ادا کر دیا جائے جو انکی وفات کے بعد صدر لجنہ بیگم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کے پاس جمع کرائی گئی۔

مرحومہ نے دو لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں مرحومہ کے نیک کاموں کو جاری رکھنے کی بھی توفیق دے آمین *

موصی اصحاب خط و کتابت پر توجہ فرمائیں

موصی اصحاب کی خدمت میں وقتاً فوقتاً ان کی وصیتوں کے تعلق میں یا وصیتوں کے حسابات کے تعلق میں دفتر سے یاددہانیاں اور رجسٹری چٹھیاں بھیجی جاتی ہیں لیکن بعض احباب پے درپے یاددہانیوں کے باوجود مطلق توجہ نہیں فرماتے اور چٹھی کی رسید تک بھی نہیں دیتے ایسے احباب کو اطلاع ہو کہ ان کی خاموشی سے سلسلہ کے مال کا جو ضیاع ڈاک اخراجات کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے لئے دفتر تو قواعد کی پابندی کی وجہ سے مجبور ہے۔ لیکن وہ خود موصی ہوتے ہوئے سلسلہ کے نزدیک جوابدہ ہیں کہ انہیں اپنی وصیت کا اتنا بھی خیال اور اتنا بھی احترام نہیں کہ اس سلسلہ میں انہیں اگر ان کے کسی فرض کی طرف توجہ دلائی جائے یا ان سے ان کی وصیت کے تعلق میں کچھ پوچھا جائے تو جواب کے لئے ہی جلد توجہ کریں۔ حالانکہ اخلاقی لحاظ سے بھی خط کا جواب نہ دینا یا جواب میں بلا وجہ تاخیر کرنا ناپسندیدہ اور معیوب بات ہے اور ہماری خط و کتابت تو خالصۃً ان کی بھلائی کے لئے ہوتی ہے اور اس ایفائے عہد کے لئے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے اپنی وصیت میں کیا ہوتا ہے۔

پس موصی احباب کا فرض ہے کہ جو بات ان سے پوچھی جائے یا جو حساب ان سے دریافت کیا جائے اس کے متعلق جلد جواب دیا کریں۔ اور جواب میں اگر تاخیر کا کوئی خاص وجہ ہو تو کم از کم موصولہ چٹھی کی رسید تو بغیر التوا کے بھجوا دیا کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پروگرام سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

۲۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک

(اجلاس اوّل)

۳-۰۰ بجے تا ۳-۱۰ بعد دوپہر تلاوت قرآن مجید

عہد

۳-۱۰ تا ۳-۲۰ نظم

۳-۲۰ تا ۳-۲۵ افتتاحی تقریر — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے افتتاح کے لئے عرض کیا جائے گا۔

۳-۲۵ تا ۳-۵۰ درس قرآن مجید — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

۳-۵۰ تا ۴-۰۵ درس حدیث النبی صلعم — مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

۴-۰۵ تا ۴-۲۰ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب

۴-۲۰ تا ۴-۳۰ نظم

۴-۳۰ تا ۵-۳۰ تفریحی ورزشی مقابلے

۵-۳۰ تا ۷-۳۰ وقفہ برائے نماز مغرب وعشاء وطعام

اجلاس دوم

۷-۳۰ تا ۷-۴۰ تلاوت قرآن مجید

۷-۴۰ تا ۷-۵۰ نظم

۷-۵۰ تا ۹-۱۵ مجلس شوریٰ

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ درس قرآن مجید — مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

۹-۳۰ شب بخیر

۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ

اجلاس سوم

۴-۰۰ تا ۴-۲۵ نماز تہجد

۴-۳۵ تا ۵-۲۵ نماز فجر

۵-۲۵ تا ۵-۵۰ درس قرآن مجید — مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب

۵-۵۰ تا ۷-۰۰ ذکر حبیب علیہ السلام — (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے کچھ بزرگ صحابی اپنی روایات بیان فرمائیں گے)

۷-۰۰ تا ۸-۳۰ ناشتہ

اجلاس چہارم

۸-۳۰ تا ۸-۴۰ تلاوت قرآن مجید

۸-۴۰ تا ۸-۵۰ نظم

۸-۵۰ تا ۹-۰۵ درس قرآن مجید — مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

۹-۰۵ تا ۹-۲۰ درس حدیث النبی صلعم — مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی

۹-۲۰ تا ۹-۳۵ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم محمد نذیر صاحب لائلپوری

۹-۳۵ تا ۱۰-۰۵ میں نے خداتعالیٰ کو کیسے پایا؟ — حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

۱۰-۰۵ تا ۱۱-۰۵ انعامی تقریری مقابلہ

منصفین: عنوانات

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس — ۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شان سے خدمت قرآن کا فریضہ سرانجام دیا

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب — ۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام پر ایک نظر

مکرم چوہدری انور حسین صاحب — ۳۔ نفلی عبادات کی برکات

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

۱۱-۰۵ تا ۱۱-۳۵ سوال وجواب — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مکرم مولوی جلال دین صاحب شمس اور مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جواب دیں گے

نوٹ:۔ ایسے سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہ ہوگی جن کا تعلق افتاء یا قضاء سے ہو یا جن کا تعلق فرقہ وارانہ مسائل یا سیاسیات سے ہو

۱۱-۳۵ تا ۱۱-۴۵ نظم

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰ سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ

۱۲-۲۰ تا ۲-۰۰ وقفہ برائے نماز ظہر وعصر وطعام

اجلاس پنجم

۲-۰۰ تا ۲-۱۰ تلاوت قرآن مجید

۲-۱۰ تا ۲-۲۰ نظم

۲-۲۰ تا ۲-۳۵ درس حدیث النبی صلعم — مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ

۲-۳۵ تا ۲-۵۰ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی

۲-۵۰ تا ۳-۲۰ قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں — حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

۳-۲۰ تا ۳-۳۵ سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور

۳-۳۵ تا ۳-۴۵ نظم

۳-۴۵ تا ۴-۰۰ تربیت اولاد کے طریق — مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا

۴-۰۰ تا ۴-۲۰ انابت الی اللہ کے طریق — مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب

۴-۲۰ تا ۴-۳۰ نظم

۴-۳۰ تا ۵-۳۰ تفریحی ورزشی مقابلے

۵-۳۰ تا ۷-۳۰ وقفہ برائے نماز مغرب وعشاء وطعام

اجلاس ششم

۷-۳۰ تا ۷-۴۰ بعد نماز مغرب وعشاء تلاوت قرآن مجید

۷-۴۰ تا ۷-۵۰ نظم

۷-۵۰ تا ۸-۱۰ سالانہ رپورٹ مجلس انصار اللہ مرکزیہ — قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۸-۱۰ تا ۹-۱۰ مجلس شوریٰ

۹-۱۰ تا ۹-۳۰ درس قرآن مجید — مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب

۹-۳۰ شب بخیر

۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار

۴-۰۰ تا ۴-۲۵ نماز تہجد

۴-۳۵ تا ۵-۳۵ نماز فجر

۵-۳۵ تا ۶-۰۰ درس قرآن مجید — مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

۶-۰۰ تا ۷-۰۰ ذکر حبیب — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابی روایات بیان فرمائیں گے نیز بعض صحابہ کرام کی روایات کے ٹیپ ریکارڈ سنائے جائیں گے

۷-۰۰ تا ۸-۳۰ ناشتہ

اجلاس ہفتم

۸-۳۰ تا ۸-۴۰ تلاوت قرآن مجید

۸-۴۰ تا ۸-۵۰ نظم

۸-۵۰ تا ۹-۰۵ درس حدیث النبی صلعم — مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل

۹-۰۵ تا ۹-۲۰ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

۹-۲۰ تا ۹-۲۵ ذکر حبیب علیہ السلام — جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب

۹-۲۵ تا ۱۰-۱۵ ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵ تقسیم انعامات وعلم انعامی

۱۰-۲۵ تا ۱۰-۳۵ نظم

۱۰-۳۵ تا ۱۰-۵۰ حضرت رسول اکرم صلعم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے پایاں محبت — مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

۱۰-۵۰ تا ۱۱-۲۵ انصار اللہ سے خطاب — ۱۔ نمائندہ پشاور
۲۔ مکرم میاں محمد سعید صاحب ملتان
۳۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سندھ و بلوچستان
۴۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ کراچی
۵۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور
۶۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور

۱۱-۲۵ تا ۱۱-۵۵ تقریر — صدر مجلس، انصار اللہ مرکزیہ

۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰ عہد ودعا

اس کے بعد احباب کو جانے کی اجازت ہوگی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نوٹ:۔ یہ اجتماع پرائیویٹ ہے۔ اور ایک پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے

(محبوب عالم خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

افسر یا خادم — نیا نقطۂ نظر

جب ۱۹۴۷ء میں برصغیر ہند و پاک کو آزادی ملی تو انگریز نے اپنا بوریہ بستر باندھا اور اس ملک کو خیرباد کہا۔ اب ملک کے حاکم اپنی ہی قوم اپنی ہی نسل اور اپنے ہی رنگ کے لوگ تھے لیکن عوام نے جلد ہی یہ محسوس کر لیا کہ اگرچہ بدیسی حکومت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور ہمیں آزادی مل گئی ہے۔ لیکن ہمارے حکام اور ہماری حکومت کے نگہبان ابھی تک انگریزوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ جمہوریت ان کے ہاتھوں میں ایک مذاق بن کر رہ گئی اور ملک کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا۔ جب پانی سر سے اونچا ہونے لگا تو ۷؍اکتوبر ۱۹۵۸ء کو سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اعلان کیا کہ جلد ہی ملک میں ایک ایسی جمہوریت رائج کی جائے گی جسے عوام سمجھ سکیں اور جو عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ دار ہو۔ اس اعلان کے بعد ایک سال بھی نہیں گذرا کہ صدر پاکستان کا وعدہ پورا ہوا اور ملک میں بنیادی جمہوریت نافذ کر دی گئی۔

بنیادی جمہوریت کے اس نظام کے مختلف زینوں میں حکومت کے افسران اور عوام کے نمائندے دونوں کا اشتراک عمل شامل ہے لیکن جوں جوں یہ زینے بلند ہوتے گئے ہیں حکام کی ذمہ داریاں بڑھتی گئی ہیں پچھلی حکومتوں کے دور میں جو حکام نااہل اور بددیانت ہوتے تھے وہ یہ کہہ کر اپنا دامن چھڑاتے تھے کہ ملک میں جو دھاندلی مچی ہوئی ہے۔ اس کے ذمہ دار دراصل وہ شر پسند سیاسی لیڈر ہیں جنہوں نے پورے معاشرے کو گندہ کر رکھا ہے۔ لیکن موجودہ نظام میں ایسے بہانوں سے جان نہیں چھوٹے گی روزمرہ کی حکومت کا کام چلانا انہیں افسروں کے ذمے ہے اور اب اگر جلد ہی ملک کی حالت نہ سدھری تو عوام حکومت پر الزام لگانے میں حق بجانب ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے افسر اپنی روش کو بدلیں اور نئے طریقوں سے اس مسئلے کو حل کریں ذیل میں ان چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا ہر افسر میں ہونا ضروری ہے۔

۱۔ **عوام کی تنظیم**:۔ ہمارے ملک میں ایک عام شخص کو کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس کی قدر کریں تاکہ وہ یہ محسوس کرے کہ وہ بھی سماج کا ایک ضروری فرد اور معاشرے کا ایک جزو ہے۔

۲۔ **عوام سے مشورہ**:۔ یہ ملک عوام کا ہے اور اس کا انتظام کرنا انہیں کا فرض ہے اس لئے جب بھی کسی نئی سکیم یا نئے منصوبے پر عمل کرنا ہو تو ان کا مشورہ لینا ضروری ہے وہ اپنی مقامی ضروریات اور اپنے وسائل کو دوسروں کی نسبت بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

۳۔ **تنقید**:۔ حکومت کے افسروں کو چاہیئے کہ وہ مفید اور تعمیری تنقید کا خیر مقدم کریں۔ اور ان لوگوں کی باتوں کو غور سے سنیں جن کے لئے قانون اور منصوبے بنائے جاتے ہیں۔

۴۔ **اجتماعی کوشش**:۔ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیئے اور زندگی کے مختلف شعبوں پر یکساں توجہ دینی چاہیئے حکومت کے مختلف محکموں کے افسروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کو ایک ہی مشین کے مختلف پرزے اور ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء سمجھیں۔

۵۔ **وعدے**:۔ عوام سے صرف وہی وعدے کئے جائیں جو پورے بھی کئے جا سکیں۔ جھوٹے وعدوں سے اعتبار گھٹ جاتا ہے۔ اور جو بھی وعدہ کیا جائے اسے جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۶۔ **عوام کی شرکت**:۔ عوام کے دل سے یہ خیال دور کر دینا چاہیئے کہ حکومت ہی "مائی باپ" ہے۔ عوام کو یہ احساس دلانا چاہیئے کہ ملک بھی انہیں کا ہے اور حکومت بھی انہیں کی ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ ہر ممکن طریقے سے حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

۷۔ **احساس شہریت**:۔ حکومت کے افسروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ایک عام شہری کی طرح سمجھیں اور عوام میں گھل مل کر رہیں۔ ان کا کوئی الگ طبقہ نہیں ہے وہ بھی ہمارے معاشرے ہی کے جزو ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کو قانون سے ڈرنا نہیں بلکہ قانون کا احترام کرنا سکھایا جائے۔ حکومت دراصل حکام اور عوام کی شرکت اور تعاون ہی کا نام ہے۔

(پاک جمہوریت)

دعائے مغفرت:۔ سید غضنفر علی شاہ صاحب کی والدہ محترمہ ۱۵؍۱۰؍۶۰ کو اچانک وفات پا گئی ہیں احباب کرام انکی بخشش و بلندی درجات کی دعا فرماویں۔ (سید امداد حسین (ریٹائرڈ) از قائد آباد (نقل) ضلع سرگودھا)

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۸؍ اکتوبر تقریباً ۱۲ بجے شروع ہو کر اگلے روز چار بجے بعد دوپہر بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ یہ اجتماع مکرم ملک عمر علی صاحب کی کوٹھی ۱۸۷؍۱۸۸ کیمرج روڈ ملتان چھاؤنی کے وسیع احاطے میں منعقد ہوا جس میں ملتان شہر ملتان چھاؤنی۔ مضافات اور مجالس ضلع ملتان کے خدام اور ان کے نمائندوں کے علاوہ اضلاع منٹگمری۔ لائلپور۔ جھنگ کے بعض خدام بھی شریک ہوئے۔ دو روزہ اجتماع میں تہجد۔ باجماعت نمازوں۔ محاسبہ نفس۔ ذکر الٰہی۔ قرآن مجید۔ حدیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ایمان افروز درس کے علاوہ مختلف علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ جس میں جملہ خدام نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ تلقین عمل . . . . ذکر حبیب۔ قبول احمدیت کے حالات۔ خدام الاحمدیہ کی اہمیت اور ان کی ذمہ داریوں پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم اطفال مکرم شیخ خورشید احمد صاحب بھی مرکز کے نمائندہ کی صورت میں شریک ہوئے۔ اور انہوں نے بھی دو مرتبہ خدام سے خطاب کر کے انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اجتماع میں خدام اور اطفال کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع سے بڑھ کر تھی۔ وقتاً فوقتاً مقامی جماعت کے دوسرے بزرگ بھی مقام اجتماع میں تشریف لا کر خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

اختتامی اجلاس میں قائد علاقائی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے مختلف مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اجتماع میں شرکت کرنے والے خدام اور دوسرے دوستوں کا دلی شکریہ ادا کیا۔ خاتمہ پر اجتماعی دعا کی گئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اسلام و احمدیت کی ترقی اور ملک و قوم کی بہبودی کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔

اجتماع کے لئے لاؤڈ سپیکر۔ بجلی کی روشنی اور دیگر مختلف انتظامات کے علاوہ ایک وسیع و خوبصورت شامیانہ نصب تھا۔ جس میں خدام کی رہائش کے علاوہ اجلاسوں کے پروگرام بھی بحسن و خوبی سرانجام پائے۔ جملہ خدام کے کھانے اور ناشتہ کا انتظام بھی تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملتان ڈویژن کے اس پہلے اجتماع کو مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات اور بیداری کا ذریعہ بنائے اور اس علاقے کے خدام کو ہر لحاظ سے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) (نامہ نگار)

تبصرہ

احمدی جنتری سنہ ۱۹۶۱ء

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ پاکستان چوالیس سال سے احمدیہ جنتری چھپوا کر شائع کر رہے ہیں تیس سال تک قادیان سے چھپ کر شائع ہوتی رہی اور اب ربوہ سے چھپ کر شائع ہوتی ہے۔ علاوہ اس میں نہایت مفید۔ اخلاقی مذہبی اور تربیتی مضامین درج ہوتے ہیں۔ یہ سالانہ تحفہ احمدی احباب کے لئے ان کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہے اور دیگر احباب کے لئے ان کی بہتری اور بھلائی کا موجب ہے۔

قیمت صرف چار آنہ مذکورہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں۔

دفتر انصار اللہ کے احاطہ میں ٹیوب ویل کے افتتاح کی تقریب

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں وسیع پیمانے پر شجرکاری

ربوہ ۲۸ راکتوبر۔ کل سہ پہر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں ٹیوب ویل کے افتتاح اور وسیع پیمانے پر شجرکاری کی تقاریب عمل میں آئیں۔ ہر دو تقاریب میں مجلس مرکزیہ کے عہدیداران اور بعض دیگر احباب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صحابہ نے شمولیت فرمائی۔

نماز عصر کے بعد ٹیوب ویل کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے [illegible] فرمایا۔ آپ کے افتتاح فرمانے کے بعد جونہی پانی ٹیوب ویل میں سے نکل کر سیمنٹ کی نوتعمیر شدہ ٹنکی میں گرنا شروع ہوا۔ محترم صدر صاحب کے ارشاد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضر احباب شریک ہوئے۔ یہ ٹیوب ویل حال ہی میں لگایا گیا ہے اور اس کے متعلقہ انتظامات آج ہی پایۂ تکمیل کو پہنچے تھے۔ ٹیوب ویل اگرچہ چھوٹا ہے تاہم پانی کے سلسلہ میں دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی جملہ ضروریات اس کے ذریعہ بآسانی پوری ہوتی رہیں گی۔ اس کی وجہ سے نہ صرف دفتر کے احاطہ میں درخت گھاس اور پھول وغیرہ لگائے جاسکیں گے۔ بلکہ احباب کو وضو کے سلسلہ میں بھی بہت آسانی رہے گی۔ کیونکہ ٹنکی کی تعمیر کے ساتھ وضو کے لئے ٹونٹیوں وغیرہ کا بھی خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا ہے۔

ٹیوب ویل کے بعد شجرکاری کی تقریب عمل میں آئی۔ پہلے دو درخت حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ بعد ازاں صحابہ میں سے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم۔ حضرت میاں قدرت اللہ صاحب سنوری محترم سید محمد شریف شاہ صاحب درویش قادیان۔ محترم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی۔ محترم میاں الف دین صاحب محترم خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او۔ محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ، اور محترم مولوی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ ربوہ نے ایک ایک درخت لگایا۔ صحابہ کے بعد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بعض عہدیداران نے ایک ایک درخت لگایا۔ ان میں شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی۔ چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر قائد خدمت خلق۔ چوہدری فضل احمد صاحب نائب قائد تعلیم۔ ماسٹر فضل داد صاحب نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی۔ کیپٹن محمد عبداللہ خان صاحب اور مسعود احمد خانصاحب نائب قائد تربیت عمومی [illegible] محمد شفیع خانصاحب مجیب آبادی معتمد عمومی مجلس انصار اللہ علاقائی سابق سندھ و بلوچستان شامل تھے نیز بعض اور انصار احباب کو بھی اس موقع پر درخت لگانے کا موقع ملا ان میں چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی۔ مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ۔ عبدالرحمٰن صاحب جنید ہاشمی اور چوہدری غلام حیدر صاحب بھی شامل تھے۔ اس طرح بکائن کے مجموعی طور پر پچیس ۲۵ پودے لگائے گئے۔

یاد رہے امسال کے اوائل میں شجرکاری کے پہلے موسم کے دوران دفتر انصار اللہ کے احاطہ میں شجرکاری کا آغاز ہوا تھا۔ جبکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بکائن کا ایک پودا اپنے دست مبارک سے لگایا تھا۔ اس موقعہ پر بعض اور پودے بھی لگائے گئے تھے۔ اب شجرکاری کے موجودہ موسم میں جبکہ ٹیوب ویل بھی لگ گیا ہے وسیع پیمانے پر شجرکاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ چند روز تک مزید پودے بھی لگائے جائیں گے انشاء اللہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴